

REGISTERED No. A. 703
۱۹۲۹
LUCKNOW
OUDH PUNCH

توجہ

(۱) اودھ پنچ میں ادھر اُدھر کی خبریں نہیں ہوتیں نہ اس میں جھگڑے ہوتے ہیں۔ نہ یہ مضامین کا ذخیرہ ہے بلکہ [illegible] ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح کڑوی دوا شکر میں لپیٹ کر دیتا ہے۔ [illegible] جس کی تقلید بھی کرتے ہیں اور [illegible] اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور مسروقات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر غور نہ کیجیے۔ [illegible] اس لیے کہ گوہر [illegible] بلکہ افادات کی جہت [illegible] بے رو رعایت کیجیے صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر کیجیے۔ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس سبب سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہٰذا بہتر ہو کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنیں۔ اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے منشا مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو ہم ہفتہ کے اندر [illegible] تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما بخیر شما بسلامت۔ ہندوستان بھر [illegible] ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ [illegible] کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا [illegible] کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار شکایت نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزار ہا خریداروں کے روانہ کرنے پر منیجر خود نہیں پہونچ سکتا اور پرچہ گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی حفاظت ضروری ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب [illegible] نہیں [illegible] پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا جو حضرات خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک لے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن شکایات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک پالیسی کے مطابق نہوں گے وہ شائع نہ ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک [illegible] نہ ہو فقط۔

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹ پر لکھا جاتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مضامین

جلد ۱۴ نمبر ۷

۱۵ فروری ۱۹۳۹ء

ان مسٹری کے فلسفیانہ خیالات

(۱)

ایک ماری بھی جنتن وہ لڑکی ہے"

یہی پھر پڑے ہیں۔ خواجہ کیسی جاں کا ایک ... آگے چلے اور شبلی ساتھ نکلیں کرنے کی پھر اکرنے اور ساتھ میں صندوق بچا رہے۔ ... کی مرن گری اور سکا نہ ان کی مطالعہ پھر تو ... نے کہا ہے ... صندوق بچا رہے ... [illegible]

وہ کون ایسی بھی تو بڑی سرکار ہے جا ... کے چلنے سے ... کوئی ... کے نہیں پھرتے ... اب پھر کوئی چیز ... ادھر ہو گئی اور ... کی ... دھرے لگے کہ کیسی تھی۔ ... چیز کون نہیں اٹھاتا ہے کوئی ... آئے گا سامنے ... جس نے کہا اٹھا لیا ... صندوق بچا سے کا ... ساتھ ہو گا ... میں آدمی رکھے گا ... آدمی کو ... ہوگا۔

... جب کچھ نہ ہی ... وقت بچا ... وقت پڑا اور جب ... کرنی ... بھی ... کو کی ... جاتے ... اپنی ہوش میں آؤ ... تم نوکری ... صندوق بچا لایا ... صاحب بیگم صاحب ... کے یہاں چلی گئی۔ ... مال طرح ... کے ساتھ ... صاحبزادی ... اللہ ... کیسی ... [illegible]

کہ ابھی جان ہماری اٹکی ہوئی۔ ... سالگرہ ... سمجھتا کر کہ ... کہیں ... چاہا ... جو ... بڑی ناموس کی بات ہے ... کے ... آپ کے مال کا نقصان ... ہے ... کی ... عالم ... آخر ... سرکار ... ہو گئی ہے ... ہماری ... صندوق پایا ... دیکھی جائے ... ہے میں ... سے ہو گئی صندوق پایا ... کہا ... ما فرق نہیں ... کہ دیکھی۔ بی نے کہا ... جو کسی نے صداقت ... ہو گئی ... سرکار نے اپنے سامنے سیر صندوق کھلوا دیا۔ ایک ... ایک ... کی لالی ... ایک ایک چیز ... نکلی ... جا ... حضور یہ ... آپ کے ہیں ... آپ کا ہے ... سرکار نے دیا تھا ... آپ کے ... ہیں؟ اور یہ ... حضور کی ہے؟

اتنا کہنا تھا کہ نواب صاحب لال بھبوکا ہو گئے ... بڑی گستاخ بدتمیز ہے ... جا تھا ... حضور غریب آدمی کی آبرو ہی کیا ... آبرو ہوتی ہے ... آپ ... حضور کے یہاں نوکری کرے ... بدتمیز کے ... نہیں ہوتے ... تمیز ... کرے

... تمیز

... کے ... نکا ... اپنا ... ساتھ ... جب ... آتی ... صاحب ... کیا ... جواب ... حساب ... گر ...

قسمت سے ... بیگم ... جب ... اپنی ... سنا ... سنا جس نے ... کان ... ہیں۔ ... ہی ... ہے ... کوئی ... نہیں ... اللہ ... ہے ... کی ڈھیری ... کسی کی ... کھائیں گے ... جائے وہ صندوق پایا ... نوکری ... بس ... کوئی ... ہو جائے ... کی ... صندوق ... کیا ... ہیں ... کہ ... صاحب نے ... نوکری ... کی ... گر ... کسی ... نہیں ... کی ... نہیں ... ان ... بات ... نہیں ... کر ... صاحب ... نہیں ... نہ ... [illegible]

ہاں اور بھی مل جائے گی ... [illegible]

[illegible]



ہاتھی جھومتا چلا

پنچ: میاں ہاتھی رپورٹ کا ٹھاٹ آپ نے لوٹ لی۔ مگر تم نے سامان خاصا جمع کر لیا۔
تم تھان سے پہنچے ... کرو۔ تم ... پیارو۔ تم ... اور گنے چبا کرو۔

[illegible]

ہیرا حسنہ لکھنؤ روانہ ہو چکا ہے پہلے ہی سے ملکہ بھی آ گیا
تھا بہلا سپاہی ... میں کیا ... دادا جی سے ... ان کو
نوجوان ... ہو کر کے ... شمس ... شہزادی
جلد ... پیچ میں ... رکھ دیا ... سے
سیپ کی ... رکھ دی ۔ ادھر بالی ... عجب
ٹانکے کی دوات ... تھی کہ ... کسی طرح
قلم ... کا ... تھا جس ... شہزادی ... کے
اور ... میں ... دکھا ... رہتی ۔ بی
مہری ۔ بی مہری میں ... حاضر ... صاحب
بولے کرے ... شہزادی تھیں ... میں ...
کہا ... ایک ... ہم
چھوڑ گئے تھے ... کہ ... میں ...
دوات کے ... رکھ دیا ہے کہ کوئی اٹھا نہ لے
دھری ... حضور ... پڑتے
دیر ... تھا ... صاحب
بہت خوش ہوئے ۔ کہنے لگے ... ہم
نے ... انعام دیا ... ہم ... بیگم
صاحب ... بھی ... ہے ۔ ...
نے ایک ... کہ ... تم ...
... کے سلام کیا ۔ دیکھا ... بیٹھے
... کی جاؤں ... جانے
کیسی گت بنتی ۔ اے ... ہو گئے ... بیسیوں
کرنا ... ہے ۔ ... کے ... اور

روزنامہ

ہمدم

زبان اور ... کے ...
... صاحب ... کو ...
...
...
... کے ساتھ
... ۱۹۲۹ء ... جاری ہو گا
...
...
...
...

سید محمد عزت حسین

... لکھنؤ

کہ دینی چاہ نہ ہے ۔ سرکاری علوم ...
... گئے تو ... کی ...
... آدمی ... کے
بات کرے ۔

محمد علی ...

پنچ ۔ چودھری صاحب ... مضمون ...
... کا ... ہے سال
دیکھ ... ہو تو ...
... ہے ۔ ...
... کی ... ہے ۔ اس ... آپ کی
... ہم تسلیم کرتے ہیں ۔ ...
... بیان کریں گے ۔

بد نصیبیں بنام ڈاکٹر جسٹس سلیمان

نسبتہً

(تحریر ۱۸ فروری ۱۹۲۹ء)

ان ڈاکٹر صاحب ... کی کتاب
... ہے ... کا ... کیا ...
... بات ... معلوم ہوئی ...
... بہت کچھ لوگوں نے ...
... ہے ۔ ... قرآن کی تفسیر
میں ... دنیا کے ... کی ...
کی ... گئی ہے ۔ ...

لفافہ میں چند سوالوں کا جواب

آپ اپنی ... سال ... نقصان ... اور
... کے متعلق ...
ہم ... ساتھ
ایک ... آپ کا
... کر ...
صاف لکھ کر ... حاصل کرو ۔

پتہ ... لمیٹڈ ...

... کا ... اعلیٰ ... کی ... کر ...
... ہیں ۔ ...
... ہے ...
... ہو گئے ...
... سے ... انسانی عقل
کے ... پڑھنے کی ضرورت ...
... کسی ... اور ...
... ہے ...
... کر دیئے ہیں ۔ ...
... کے ساتھ ... کی ...
کی ہے ۔ ... ایک حکایت ہے ۔ ... کہ
کسی ... ایک ... کے سامنے ...
... آفاق ہے ۔
... کیا ...
... کی ...
... ہے ۔ ...
... ایک ...
... جواب دیتے ۔

اسی طرح ایک میاں ... کے پاس سے
آدمی ... کے ... کے پاس جانے لگے ...
... کہ ...
... ہو گئی ...
...
... تھا ...

جرمنی کی نو ایجاد

...

...
...
...
...
...
کر دیں ۔

...

...

ایک جگہ ... ہے ... حافظ ... محمد رفیع صاحب ... لکھنؤ میں ... ہیں ۔

ان کے پاس اسکول ہو گیا تھا اور پڑھنے [illegible]
لگا ہے۔ نیچے ذیل سے نماز کسی کا [illegible]
ہے وہ میاں بڑے تم [illegible] خود مولوی ہو [illegible]
ہیں۔ پیدا کرنے والے سے کوئی بات پوچھ رہی تھیں
مگر شوہروں کے سامنے [illegible]
کہ کر چلا [illegible] مولوی صاحب [illegible]
بی بی تھیں [illegible] میاں [illegible]
کی صبح ہوتے ہی [illegible] مولوی صاحب [illegible]
مولوی صاحب کے آگے ہاتھ جوڑے [illegible] افسانہ [illegible]
حضور نے کہہ دیا کہ [illegible] نماز [illegible] نہیں [illegible]
پیچھے [illegible] عورتیں حاضر ہیں۔ [illegible]
[illegible] ہے پھر [illegible] نام کیا ہے [illegible]
کیا [illegible] بس [illegible] کے بعد میاں [illegible]
اپنے گھر [illegible] بی بی سے کہا کہ [illegible] مسئلہ پوچھ [illegible]
[illegible] میاں آ گئیں بی بی [illegible]
مولوی صاحب مسند تکیہ لگائے بیٹھے ہوئے تھے
انھوں نے جاتے ہی سلام علیک کے بعد عرض
کیا [illegible] اگر تنہائی [illegible]
ہے [illegible] اسی قول [illegible]
بی بی [illegible]
انھیں کے بغل میں [illegible] تھا۔ [illegible] کے
[illegible] آ گئیں۔

ڈاکٹر صاحب [illegible]
[illegible] نماز [illegible]
[illegible] بہت فرق ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] کہ میاں [illegible]
[illegible]
[illegible] ہی جاتی ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اپنی آنکھوں سے
[illegible] نہیں سکتے [illegible]
[illegible]

پڑھتے تھے۔ بی بی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہرگز نہیں [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی پابندی
کرتے تھے [illegible]
پسند کرتے تھے [illegible]
[illegible]
ایک [illegible] کسی شخص [illegible]
[illegible] تہذیب کے
خلاف ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]
یعنی تہذیب [illegible] کے [illegible]
بے نقاب [illegible] شوہر صاحب [illegible]
بھلا کون منع کر سکتا تھا۔ [illegible] تہذیب
ہے [illegible] تہذیب [illegible]
اس کے علاوہ [illegible] نکلے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] اس بات پر
متفق ہیں کہ عورت کے [illegible]
[illegible] قرآن [illegible]
[illegible] نہیں [illegible]
کے سامنے کھل سکتی [illegible]
آیت کی تفسیر [illegible]
مضمون کا ترجمہ شائع ہوا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے مطابق ہے

[illegible] معلوم ہوتا ہے کہ [illegible]
کہیں [illegible]
[illegible]
کی [illegible]
[illegible] اس لیے
صحیح بخاری [illegible] کی ایک روایت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ڈاکٹر صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]



صورتیں اُمید کی خواب پریشاں ہو گئیں
سامنے آنکھوں کے آئیں اور پنہاں ہو گئیں

"آہ مطلب کے آدمی کی تلاش ہے۔ بالفعل تو سب اوٹ پٹانگ ہیں"

وہ خود بھی گھبرا سے گئے کہ بی بی اپنے میاں کے سائے کی طرح کرتی ہیں۔ وہ نواب اور بھی دوسری جلیل القدر خواتین کے لباس میں ہیں۔ وہ بیاہ سے پہلے اور گھر کی ہیں یا اپنے لباس کو دیکھیں گی کہاں سے چلی ہیں۔ وہ سادہ تھی نہ اچھا ہیں پیاں ہی اس زمانہ میں ان کا نام انہیں کی صورت ظاہر ہو۔ وہ ان صاحب کی صورت میں ایک بڑی حیثیت خیال کرتا ہے۔ مگر ہی تو بات تو یہ ہے کہ نوابی اپنی شرافت رکھا لیتے ہیں اور اس دور میں سے یہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں کہ بھرے محل میں پنڈلیاں کھلی ہیں تو عیب کیا ہے؟ مقام ہی وہاں کھلیں تو زیب ہیں یہاں۔ وہاں پارہ پنڈلیاں کھونٹے کا دستور تھا۔ یہاں اور جا کے کھولی گئیں وہاں زنجیروں کی۔ دستور تھی یہاں غیروں کا کچھ کل کرتا مقصود ہے۔ وہاں بیچ ضرورت تھی یہ زینت کی زینت ہے۔ نوابی نے وہاں صرف پنڈلیاں سے رکھی تھیں یہاں تو پنڈلی اور دامن سینہ بھی کھول کر نمائش کیا ہے۔ بات دیسی ہی ہے۔ عمروبن زید اسی کا قائل ہے۔ اور اب ہر وقت عورت کا پیش رہنا چاہیے۔ کوئی ضرورت نہیں کہ پنڈلیاں ڈھکے رکھے علاوہ بھی العالمین کرو مرد کے گھٹنے سے صرف نیچا ہوتا ہے تو عورت اس سے بھی گزر رہی ہو رہی ہیں کھولے۔ وہ یہ مساوات کے بالکل خلاف ہے۔

ڈاکٹر صاحب! میں ادکو چاہتی ہوں کہ بات نہ بڑھاؤں مگر کیا کروں دل نئی نئی باتیں گھڑتی ہوئی آئی ہیں۔ خیر آپ کو تلخ وات سے واسطہ پڑ ہی گیا۔ بات ادھوری نہ رہنے پائے گی۔ باقی آئندہ

واقعہ

بدالصبیحہ

بے بسی کی جنگ

خاندار پسپائی بھی ناممکن ہے

اب بھول گیا کہ کیا ہے۔ وہ قسم کا یہ میدان جنگ جہاں سمٹی پر کالے دانے ہی تخلیقی ارادوں سے کامیاب ہو رہے تھے۔ کالوں نے وہ بہر حال دیکھ کر کہ اندر گوروں کے بھی چھوٹے گئے۔ دل چھوٹ کر کے گوروں نے کان پکڑے۔

اب دوسری طرح جنگ کا حال سنیے۔ دہی یورپ کا میدان ہے۔ دہی کالے ہیں گورے کالوں سے مدد مانگتے ہیں۔ کالے جان ہتھیلی پہ نصرت کرتے ہیں۔ چاہئیں جنگ ہے کہ جیتے یا درسے ہوگی۔

بات یہ ہے کہ جس طرح مرحوم نواب شاہ زادہ شاعر کے معشوق نے بوس کی تمنا یا نہیں کی تھی نظیرے سے یہاں انتقال نے ذال نکالی تھی کہ نفعہ تھا دم گیا۔ اسی طرح یورپ کی قومیں برفستانی ممالک میں سے اپنا نفعہ جاتے ہیں بار کرتی ہیں۔ کبھی اطالیہ سے کچھ رنگ چڑھ دوڑے۔ کبھی سویڈن سے کبھی ناروے سے کبھی فرانس سے کبھی انگلینڈ سے اور ایرانی کی ایرانی کیا تلاش میں گھوما کرتی ہیں۔ نفعہ جینا تو خیر جینا ہے۔ گرسیکڑوں آدمی خود بھی کام آ جاتے ہیں لوا لیتے جیتے ہیں کہ پھر اکھلوانا پڑا ہے ان کا حال ہو جاتا ہے۔ تعجب ہے کہ ارواح بھلا اور چلی کیوں بیچارہ مادہ نہیں ان دنیا والوں سے تعلق رکھنا منظور ہو تو کیا یہاں اکھاڑنے کی جگہ نہیں۔ جبھی وہ بھی جا گئیں کہ کوئی پھر گئی کہ تنہائی میں دل دل ضرورت رہنے والوں کو تھوڑی سزا ضرور دینی چاہیے۔ اپریل مئی کا زمانہ ہے۔ گرمی بڑھی اور کوئی نہ کوئی خاص خبر مقصد اے حضرت رہے ہیں پہ بھی لگتی ہے۔ سوائے کسی کی دلیل نہ تھیں آخر ٹلیج دہقانی ہتھیاروں سے مسلح ہو کے سارے یورپ پر حملہ کر بیٹھیں یہ لوگ تھے نہ قائل ہتھک کی چوٹ اٹھا سکے۔ تو کہتے ہیں

زور پہ ہاتھ مجھے یاد ہیں مجھ سے

اب کے یہ برق کی پڑی ہر ایک تار جم گیا

کاسہ پیچ بریں سارے کا سارا جم گیا

آخر پھر زلزال العدو نواب کالے خاں بہادر آتش جنگ سے طالب امداد ہوئے۔ یہ بیچارے ایک کر لیں آتش دو دل بندت پڑے تھے قطبی روحوں کی زیارت اور العدو کی صدا سنتے ہی پہنچے اور ہر کی بارہ نہ گھر آ جب تک بندے کے سینے میں آگ ہے کہنے اس وقت تک آپ گرم رہتے رہیں گے۔ گر صاحب ان سادہ لوحوں کا نہ وقت کی ہم ستائی ہوئی تھیں۔ یورپ کا پل پورا ہوا تھا۔ جہاز جم گئے اجہاز جم گئے جیلیں بھر گئیں سمندر جم گئے درخت جم گئے یا تالاب کے ساحل ہی کی ڈوبے ہیں ابھی بیمار کی سانس تھی۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر نواب آل العدو بہادر آتش کی گرمی نہ کھاتے تو یہ جنگ یورپ کا مٹ جانا ہوتا۔ سر کر لیے جاتے ہیں۔ اس وقت گھمسان کی لڑائی کا دور ہے برفستانی آرمی دوستوں میں چھوڑی ہے۔ کالے بہادر مستقل ہے آتش جنگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔ دو دو سیر نواب نز زال العدو بہادر عزم ہے کہ آپ آج اب کچھ دور نہیں کہ دشمن فرار اختیار کرے۔ ان پہ آفت نہ ہارتا۔ دو دل یا ہے یا جوڑا ہے کو۔

یہ سب کچھ ہے مگر برفستانی روحوں کی دھاک ابھی ایسی ہے کہ کی سطوت اور جبروت کا آوازہ دنیا تک پہنچ گیا ہے ہر متنفس لرزاں و ترساں ہے۔

میں ابھی اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ برفستانی روحوں کے کان کھول دوں اور خوب آگاہ کر دوں کہ یہ گوروں کی جنگ نہیں ہے جو آپ زریبہ پہنچ کر آرام سے بیٹھیں کالوں سے مقابلہ ہے اس میں چھٹی کا دودھ یاد آ جائے گا۔ بہتر ہے کہ چپکے ہی سے چلی کے راہ کا راستہ لیجیے گر آپ کو آرام کی نیند سونے نہ دیں گے۔ وہ دن بہت قریب ہے کہ لیپا ہو کر آپ کو اپنی قطبی بھوک کے اندر جانا پڑے گا یورپ پر ہمیشہ آپ کا تسلط نہیں رہ سکتا۔ یورپ سپاہیوں کے لیے ہے۔ گو ہندوستان اہل ہند کے لیے نہیں۔

اسپیشل رپورٹر

مولانا شیخ کی نوٹ بک

سنتے ہیں کہ دہلی سے جو اخبار کا منشور اردو کے نام سے جاری ہوا ہے پہلے اس کا نام اطلاف رکھا گیا تھا مگر دہلی کے کمشنر صاحب خدا جانے اس نام سے کیوں بھڑک گئے جو نہ گئے لیکن قبول نہیں فرمایا۔ اصنام جیسا کہ ظاہر ہے تو اصنام کی جمع ہے جس کا نام صنم ہے جو اردو میں بت ہوتا ہے اور وہ آنکھ کی پرستش سے بھی اصنام کا اچھا نام

ہو چکے تھے۔

خلوت۔ تنہا یاد کرنے کے لیے لوگ چند تنگ جگہوں کو ایک ہی سلسلے میں داخل کیے ہیں۔ وہ جس طرح رات اب بھی عرب اصطلاح میں گوشۂ خلوت کا نام ہے۔ اس تنہا عرب جیسے بڑے کا نام ہو (مقصد) کیوں حضرت ایسی کیا برائی ہے جو صورت میں تنہا ہو سکی یاد کرنے کے قابل کب ہو؟ ان طرف سے کام نکل سکتا ہے۔ وہ دوسری بات ہے کہ سالک پر ہیبت ہو جائے۔ پھر وہ ایسی جگہ جو تنگ کے لیے مند ہوں لیکن باطن میں خلیلی کے طوفان کا علاج قوت ہی سے ہو سکتا ہے۔ وہ وہیں ذرا سے نہیں ہو سکتا ہے

شب وصل ایک دم بھی نہ گزرا بے خبر حال
گمراہ ہو کر رہنما سمجھی خال سا طلب

طواف و طوافات کسی چیز کے گرد گھومنا۔ آج کل کے فرنگیوں کا کام ہی ہے کہ گرد گھومتے ہیں گرد ان کی طرح اس مجمع کی مجلسیں جس پر صدا اُڑتے تھے اگر کہیں کوطواف بالشمع ہی اُڑا کر مطلب یہ کہ کوئی شخص کسی چیز کے گرد گھوما ہے جیسے اس خانہ کا طواف لینے کے ارادے کو سا تھ لے کے پھر ہیں بیٹھنے اور گھومتے رہتے ہیں۔ یہ مناسبت ورنہ تو ہیں کہاں ؟

ترا کرم نہیں ہے پھر بھی ہے مقدر کا

طائف۔ پاسبان شب۔ کیوں حضرت کیا وہ گیا پاسبان نہیں رہا خود بھی ہوا کتا ہے وہ سائے میں بھی جاگتا ہے

وصل میں بھی ہیں اس لیے ...
کیوں میاں مجبور ہے ہم ہیں مرنے کے لیے

طیف۔ خواب میں کسی کو معشوق کا دیکھنا عشق نہیں اسی غرض میں مبتلا ہیں

رات کا خواب آنکھ میں
آپ نیند کا تو شرارہ ہے کا

طیف عاشق کے لیے خواب اور وہ بھی جس کے بیچ میں خواب کا طیف مطالعہ ایک ہی تھی کہ ہے ایک عربی شاعر ... کی تعریف میں عاشق کا یہی شعر تو فرمائش کی تھی

الاطراف ...

وذرى الانام بموت شخلوا
ارا بجناب المطلب الطالب
ابتنى كل مسرت بحرب
فيه ...
واذا ... من حبيب
اعرفه ... مكانى

جو مطلب یہ ہوا کہ عاشق اپنی معشوقہ کے ادا جیسے ہیں غلط فرمائے کے زبان سے نکانے کی ہوا ہے کرتا ہے کہ جہاں کہیں معشوقہ کے کھڑکی سے مطالعہ حرکت دیکھے اسے خود ہی چاٹ کے دودھ پر ... اور ہم کہ ہاتھ نے کا لطف حاصل کر سکے۔ جیسے ... تو کہ یہ پور قد پر کا اثر ہے تو نوجوانوں میں پیرہنت کمال۔

طائفہ۔ گروہ۔ بعض گروہ میں طائفہ ... حسن والے گروہ کا حسب ہے ایک طبلچی ایک ... سارنگیے ایک جیسی بالکی اور ... والی یا ناچنے والا کہ یہ گروہ تیار ہو جاتا ہے آگے زمانے میں ایک خصیتی ہی ہوتا تھا۔ دراصل حقیقت ورنہ ... تو ہمارا معلوم ہوتا طبلچی کا کام ... سارنگیے اور اشتہاری ہیں ... روشنی دکھا کر تیرا ہے۔

طوائف۔ جمع طائفہ۔ اگر ... عاشق ہے کوئی گالی نہیں۔ ... طوافات ... کرے تو کیسی رحمتیں کیسی ... کیسی ... لوگ پرتے کھاتے ہیں اور سر سے کے رہ جاتے ہیں مجلسیں بھر گئے ہیں اور دم بجھ رہے ہیں ... ہی کیا ہو ... کے اشتہار کو ... ترنم زم ... سے دل ... کی خدمت نہ کرے۔ عاشق سے یہ نہ کہلائے

دل بھر جانے کو ہے ... کو جاتے ہے
پینے کا ... کہ دریاں کیسے ہو

اس نام میں ایک ہی گناہ کسی قسم ... سے قریب ... سے مشغول ہو۔

نور ظلم

ہمارے شہر کے مشہور ... مولوی ... صاحب ... خاطر میں ... خود ... طلب کو ... خیال ... دراصل ... آپ کے نام ... مولوی ... ایک ... تھا آپ کو ... کہ آپ کی ... نامی جواب ... قبول کر لیا ... کی گردن ... ایک رقعہ ... نے کہا ... ایسے وقت ... لینے کا حق ہے ... کہا ... بیٹھی ... سامنے ... طلاق ... ایک ... گھر ... کا فر ... آیا ... مولوی ... کردی ... کام ... گذشتہ ... دوسری ... ہو گیا ... موسم ... شعر ... ہوا ... گردن ... صاحب ... نہیں ... خاں بہادر ... شیر ... آ گئی

غذائے روح

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے

اور

ایک گراموفون کی طرح سروں کے نمونے گنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا نمونہ لینے کے قواعد سکھاتا ہے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

تا حال موسیقی کے جز و علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی

سیاحت طریقت

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفر نامہ عراق

[illegible]

قیمت فی جلد ۸ آنے

[illegible]

ملنے کا پتہ - منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

نغمۂ ادیبی

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

تان سین کے عہد سے لیکر زمانہ حال تک صدہا استادوں کی گائکی ادا انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نسخہ کتاب مرتبہ [illegible]

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انکے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب ہذا کو ذرا سمجھ لینے کے بعد ہو کہ نہایت وضاحت سے اتھاے کتاب میں رکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو درست کر سکتے ہیں جس طرح کہ خود استاد تعلیم دیتا ہے ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں ایک اور دیکھئے علاوہ اسکے بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا فی الحقیقۃ مصنف نے انکے سامنے [illegible] ایک عمر کی محنت سے کام لیکر یہ کتاب مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے استادوں کا [illegible] ہے قیمت پانچ روپیہ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

[illegible] اودھ پنچ لکھنؤ